بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱؎

جمعرات ۲۱ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | یکم اخاء ۱۳۳۲ھ۔ یکم اکتوبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۵۳

عالمی منڈیوں میں پاکستانی پٹ سن کی پیداوار سے زیادہ مانگ ہے

کراچی ۳۰ ستمبر۔ وزیر اعظم نے آج پارلیمنٹ میں بتایا کہ اس سال عالمی منڈیوں میں پاکستانی پٹ سن کی مانگ پیداوار سے زیادہ ہے۔ اس لئے حکومت نے پٹ سن کے کاشتکاروں کو یقین دلایا ہے کہ انہیں اس کی قیمت کے متعلق مطمئن رہنا چاہیئے۔ آپ نے بتایا پاکستان میں ۵۷ لاکھ گانٹھیں تیار ہوں گی۔ اور عالمی منڈیوں میں ۶۰ لاکھ پاکستانی پٹ سن کی مانگ ہے۔

تہران ۳۰ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر مصدق کے خلاف مقدمہ کی سماعت ۳ اکتوبر شروع ہو گی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ (بذریعہ ڈاک) ۲۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت درد کا دورہ شروع ہونے کی وجہ سے ناساز ہے۔

۲۸ ستمبر کھانسی ہے اور بائیں پاؤں میں درد ہے احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

پنجاب میں کارخانوں کو باقاعدگی سے کچا مال مہیا کرنے کی تدابیر

لاہور ۳۰ ستمبر۔ حکومت پنجاب ایسی تدابیر اختیار کر رہی ہے کہ صنعتی کارخانوں کو باہر سے آیا ہوا خام مال باقاعدگی سے ملتا رہے۔ تاکہ کارخانوں کی پیداوار میں کمی واقع نہ ہو۔ اور وہ نسبتاً سستا مال تیار کر سکیں۔ صوبے کے وزیر صنعت جناب مسعود صادق نے کل اس بارے میں حکومت کی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ صوبے کی بعض اہم صنعتوں کے زندہ رہنے کا دارومدار اس بات پر ہے کہ باہر سے آیا ہوا مال انہیں باقاعدگی سے ملتا رہے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت ان صنعتوں کے لئے کچا مال جمع کرے گی۔ اور کارخانوں کو مقررہ نرخوں پر مہیا کرتی رہے گی۔

لاہور ۳۰ ستمبر گورنر پنجاب ہز ایکسیلنسی میاں امین الدین کل مری سے لاہور پہنچ گئے۔

پاکستانی وفد کو اقوام متحدہ میں مراکش کے باشندوں کی حمایت کرنے کی ہدایت کر دی گئی

بھارتی حکومت ہندو مسلم فسادات میں مسلمانوں کو قصوروار قرار دیتی ہے (وزیر خارجہ)

کراچی ۳۰ ستمبر۔ پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بتایا ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ مراکش کا مسئلہ زیر بحث آنے پر اسی علاقہ کے باشندوں کے حقوق کی حمایت کی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت کی شروع سے یہ پالیسی رہی ہے کہ ان علاقوں کے باشندوں کی امنگوں کے مطابق ان مسائل کا کوئی تصفیہ ہونا چاہیئے۔ آپ نے کوریا کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اقوام متحدہ کی یہ خواہش ہے کہ کوریا کو متحد کر کے وہاں ایک جمہوری حکومت قائم کی جائے اور پاکستان اس سلسلے میں اقوام متحدہ سے متفق ہے۔ آپ نے ہندوستان کے ہندو مسلم فسادات کے متعلق بتایا کہ گزشتہ نو ماہ میں بھارت سے ۹۲ فسادات کی اطلاع موصول ہوئی مسلمانوں کو جبراً ہندو بنانے کی اطلاعات بھی وقتاً فوقتاً موصول ہوتی رہتی ہیں۔ پاکستان نے ہمیشہ ایسے مواقع پر بھارت سے احتجاج کیا ہے۔ اور بھارت کا جواب ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ فسادات میں اصل قصور مسلمانوں کا تھا۔ [illegible]

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس عام ملتوی ہو گیا

اسمبلی کی صدر مسز وجے لکشمی پنڈت نے روسی تحریک مسترد کر دی

نیویارک ۳۰ ستمبر۔ کل جنرل اسمبلی کا عام اجلاس ملتوی ہو گیا۔ اجلاس میں جن امور پر غور کیا گیا ہے۔ اب اسمبلی کی مختلف کمیٹیاں ان پر تفصیلی بحث کرینگی۔ اور بعد میں یہ معاملات توثیق کے لئے پھر اسمبلی میں پیش ہوں گے۔ آج کے اجلاس میں اسمبلی کی صدر مسز وجے لکشمی پنڈت نے روس کی ایک تحریک کو خلاف قاعدہ قرار دے کر مسترد کر دیا۔ روس نے اسناد کمیٹی کی رپورٹ کو چیلنج کیا تھا۔ کیونکہ رپورٹ میں کمیٹی نے قوم پرور چینی وفد کے کاغذات تقرر کو درست تسلیم کر لیا تھا۔ اسمبلی نے اسناد کمیٹی کی رپورٹ کو ۵ ووٹوں کے مقابلے میں ۴۸ ووٹوں سے منظور کر لیا۔ چار ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ روس نے مسز پنڈت کے فیصلے کو چیلنج نہیں کیا۔ اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں یہ طے ہو چکا تھا کہ کمیونسٹ چین کی نمائندگی کا معاملہ اسمبلی کے اس سیشن میں زیر بحث نہیں آئے گا۔ اسی بنا پر مسز پنڈت نے روسی تحریک کو خلاف قاعدہ قرار دے کر مسترد کر دیا۔

برطانوی مصری مذاکرات پر "لنڈن ٹائمز" کا تبصرہ

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ قاہرہ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی ناظم الامور مقیم قاہرہ سویز کے مستقبل کے متعلق باقی ماندہ اختلافات دور کرانے کے سلسلے میں جو مساعی کر رہے ہیں ان میں عراقی سفیر نجیب الراوی نے بھی پاکستانی ناظم الامور کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا ہے۔ یہ پاکستانی ناظم الامور مسٹر طیب حسن کی پیشقدمی ہی کا نتیجہ تھا کہ ۳۰ جولائی کو مصر اور برطانیہ کے مابین غیر رسمی مذاکرات پھر شروع ہوئے جو تھوڑے تھوڑے وقفے کے ساتھ اب تک جاری ہیں "لنڈن ٹائمز" کی اطلاع کے مطابق اب دونوں فریق ایک دوسرے کے جتنے قریب آ گئے ہیں۔ اتنے پہلے کبھی نہیں آئے تھے۔ برطانیہ نے جنرل نجیب کے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا ہے کہ علاقہ سویز میں برطانوی فوجیں صرف اور صرف اسی صورت میں واپس آ سکیں گی کہ اگر کوئی بیرونی طاقت عرب لیگ کے ممبر ممالک میں سے کسی ایک پر حملہ آور ہو کر وہاں ہنگامی حالات پیدا کر دے۔ برطانیہ نے اب اس بات پر اصرار ترک کر دیا ہے کہ عرب لیگ کے ممبر ممالک کے ساتھ ساتھ اس شرط میں ترکی کو بھی شامل کیا جائے۔

ملک میں اصلاحات نافذ کرنے سے قبل تیل کے مسئلہ کو حل کرنا ضروری ہے

غیر ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کے سلسلے میں حکومت ایران کا وضاحتی اعلان

تہران ۳۰ ستمبر۔ حکومت ایران نے ایک پریس بیان میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ آبادان کے کارخانوں میں تیل کی صفائی کا کام دوبارہ شروع کرنے کے لئے غیر ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کرنی ضروری ہیں۔ کیونکہ ان کی امداد کے بغیر کارخانوں کو خاطر خواہ طریق پر چلانا ممکن نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ایرانی عوام کو یہ بات بھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ تیل کے مسئلہ کو حل کئے بغیر ملک میں اصلاحات کے پروگرام کو نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ ۱۹۵۱ء میں تیل کی صنعت بند ہونے کے بعد سے اب تک حکومت کو ۳ کروڑ دس لاکھ پونڈ کا نقصان ہو چکا ہے۔ اگر اس نقصان میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہے۔ تو اصلاحات تو کجا حکومت روز بروز گرتی ہوئی اقتصادی حالت کو سنبھالنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

مذاکرات آخری مرحلے میں ہیں

قاہرہ ۳۰ ستمبر۔ امریکی سفیر مقیم قاہرہ مسٹر جیفرسن کیفرے نے کل یہاں مصری وزیر خارجہ محمود فوزی سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ علاقہ سویز کے مستقبل کے متعلق برطانوی مصری مذاکرات اب آخری مرحلہ میں ہیں۔

عالمی بنک کے ڈائرکٹر پاکستان آئینگے

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ عالمی بنک میں ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے امور سے تعلق رکھنے والے محکمے کے ڈائرکٹر مسٹر ایف ڈی گریک نئی دہلی میں کولمبو کانفرنس میں شریک ہونے کے بعد سیلون ملایا۔ تھائی لینڈ۔ برما اور پاکستان کا دورہ کریں گے۔ وہ ان حکومتوں کے اعلیٰ حکام سے عالمی بنک کے مسائل پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے ان ممالک کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

انجمن مہاجرین کے دوسرے سالانہ اجلاس کے فیصلے

چاٹگام ۳۰ ستمبر۔ مشرقی پاکستان کی انجمن مہاجرین کا دوسرا اجلاس کل چاٹگام میں منعقد ہوا اس میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں جن میں سے ایک قرارداد میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ مہاجرین کو اسمبلی اور کابینہ میں نمائندگی دی جائے۔ اور ایک اور قرارداد میں ملک کے لئے مستقل آئین تیار کرنے پر زور دیا گیا۔

ڈنمارک کے وزیر اعظم مستعفی ہو گئے

کوپن ہیگن ۳۰ ستمبر۔ ڈنمارک کے وزیر اعظم مستعفی ہو گئے ہیں۔ اب شاہ فریڈرک نے سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر مسٹر ہیڈٹافٹ کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ یکم اخاء ۱۳۳۳ھ

عالمی بنک سے قرضہ

پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر محمد علی نے فرمایا ہے کہ عالمی بنک پاکستان کی اقتصادی سکیموں سے مطمئن ہے۔ اور اسے قرضہ دینے کے لئے آمادہ ہے۔ یہ قرضہ پاکستان کی اقتصادی سکیموں کی تکمیل میں خرچ کیا جائے گا۔

زمانہ حال میں شاذ ہی کوئی چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا ملک ایسا ہوگا۔ کہ جو دنیا کی دوڑ میں اپنے آپ کو دوسروں کے ساتھ برابر رکھنا چاہیئے اور ترقیاتی سکیموں کی تکمیل کے لئے قرضہ کا سہارا نہ لے۔ بے شک اس وقت امریکہ ہی ایک ایسا ملک ہے جس کی اقتصادی ترقی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ شاذ ہی اسے قرضہ لینے کی ضرورت نہ ہو۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ گو امریکہ کی حکومت دوسروں سے قرضہ نہ لیتی ہو مگر وہ بھی اپنے تمام کام قرضہ کے بغیر سرانجام نہیں دے سکتی۔ خواہ وہ یہ قرضہ اپنے ملک سے ہی حاصل کرے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر مغربی ممالک معیار زندگی اور عوامی افادیت کے کاموں میں مشرقی ممالک سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ اس تفریق کی وجہ سے دنیا کا توازن درست نہیں رہ سکتا۔ اس لئے خود مغربی اقوام چاہتی ہیں کہ ایشیائی پسماندہ ممالک کا معیار زندگی بلند ہو جائے۔ جس میں بے شک ان کی خود غرضی کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مغربی اقوام کسی خالص نیک جذبہ سے ایسا نہیں چاہتیں۔ بلکہ اپنے مفاد کے پیش نظر چاہتی ہیں کہ مشرقی پسماندہ اقوام کا معیار زندگی بلند ہو تاکہ وہ اپنی مصنوعات کی کھپت ان ممالک میں کر سکیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تجارتی نفع حاصل کر سکیں۔

پھر یہ مغربی اقوام دنیا کے موجودہ سیاسی حالات سے بھی مجبور ہو کر چاہتی ہیں کہ پسماندہ ممالک کو کم از کم اتنا مضبوط کر دیا جائے۔ کہ ان کی حریف طاقتیں ان ممالک پر قابض ہو کر خود ان کے اپنے لئے خطرناک نہ بن جائیں۔ اس لئے ان کی خواہش ہے کہ پسماندہ ممالک کی ہر طرح سے امداد کی جائے۔ تاکہ وہ ان کے حریفوں کے مقابلہ میں ضرورت پر ان کا ہی ساتھ دیں۔

عالمی بنک بھی اگرچہ نظری طور پر تمام اقوام کی ملکیت ہے۔ مگر عملاً اس کا انتظام وغیرہ بھی انہی اقوام کے ہاتھ میں ہے۔ جو متمول ہیں۔ اسکے باوجود یہ ایک نہایت مفید ادارہ ہے۔ اس سے قرضہ لینے میں براہ راست اتنی مجبوریاں اور پابندیاں نہیں رہتیں جتنی کہ کسی خاص ایک متمول قوم سے معاہدہ کے رو سے قرضہ لینے سے ہو سکتی ہیں۔

اگرچہ مغربی اقوام کے یہ امدادی ادارے ان اقوام کی خود غرضی سے مبرا نہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ کوئی فرشتہ خصلت تو ہے نہیں کہ محض نیکی کے لئے ایسا کریں۔ وہ بھی انسان ہیں۔ ان کے پیش نظر بھی ذاتی مفادات ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ فی زمانہ پسماندہ ممالک اقوام عالم میں جگہ حاصل کرنے کے لئے اس امر کے لئے مجبور ہیں کہ ان اداروں سے استفادہ کریں۔ ورنہ وہ دنیا کی رفتار ترقی میں اتنے پیچھے رہ جائینگے کہ دوسرے ترقی یافتہ ممالک گویا کسی اور دنیا کے باشندے نظر آنے لگیں گے

پاکستان کی حالت بعض دوسرے پسماندہ ممالک کی نسبت قدرے اچھی ہے۔ مگر مغربی ممالک کے مقابلہ میں اس کی حیثیت بھی ایک نہایت پسماندہ ملک کی ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ وہ اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنائے۔ اس کی خام پیداوار ایسی ہے کہ دنیا کو جس کی سخت ضرورت ہے۔ اگر یہاں صنعتی ترقی بھی خاطر خواہ ہو جائے۔ تو ہماری بہت کچھ اقتصادی حالت درست ہو سکتی ہے۔ اس لئے اقتصادی سکیموں کو جامہ عمل پہنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ادنے ہدنے کر کے قرض اٹھائیں۔ اور ان سکیموں کو تکمیل تک پہونچائیں۔ اور جب حالات بہتر ہو جائیں تو قرض ادا کر دیں۔

یہ درست ہے مگر ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں یہ قرض ان خاندانی رئیسوں کی طرح نہیں لینا چاہیئے۔ جو قرض لے کر عیاشیوں میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور آخر اپنی جائیداد سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اس دانا سمجھدار اور کاروباری آدمی کی طرح لینا چاہیئے۔ جو قرضہ لیکر بڑے بڑے کارخانے کھولتا ہے۔ بڑے بڑے تجارتی ادارے قائم کرتا ہے۔ اور محنت اور جانفشانی سے چند ہی دنوں میں قرضہ بے باق کر کے ایک عظیم الشان کاروبار کا مالک بن جاتا ہے چند ماہ ہوئے ایک امریکی نے لکھا تھا۔ کہ جو قرضہ امریکہ مغربی یورپ کو دیتا ہے۔ اس میں سے فرانس کو اگرچہ بہت بڑا حصہ ملتا ہے۔ مگر فرانس روپیہ لے کر مرغی انڈوں میں اڑا دیتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں برطانیہ کو جو مدد دی جاتی ہے۔ وہ نہ صرف یہ کہ وہ تمام کا تمام روپیہ ملک کی دفاعی تجاویز کو جامہ عمل پہنانے میں صرف کرتا ہے۔ بلکہ اس میں اپنی طرف سے بھی اضافہ کرتا ہے۔ اور آج دنیا میں کوئی ملک نہیں۔ جو دفاعی لحاظ سے برطانیہ سے زیادہ مضبوط ہو۔

اگر ہم نے بھی روپیہ قرض لے کر فرانس کی طرح مرغی انڈے میں اڑانا ہے۔ تو ہمارا مشورہ ہے۔ کہ قرض ہرگز نہ لیا جائے۔ لنڈورا ہی جی لیا جائے۔ اور اگر برطانیہ کی طرح ہم بھی اس قرضہ سے زیادہ سے زیادہ ملکی اقتصادی۔ اسکیموں کی تکمیل اور مضبوطی کا کام لینا چاہتے ہیں۔ اور ایک کفایت شعار کاروباری آدمی کی طرح ملک کے کاموں میں روپیہ صرف کر کے ملکی اقتصادی حالت زیادہ سے زیادہ مستحکم اور استوار کرنا چاہتے ہیں۔ اور جلد از جلد اپنا قرضہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو ہمیں یہ تجربہ ضرور کرنا چاہیئے۔ ہمیں پوری امید ہے کہ اگر ہماری نیت نیک ہے۔ تو انشاء اللہ اس سے ہمیں ضرور پائیدار فائدہ ہوگا۔

شکریہ اور دعا کی درخواست

— از مکرم سید داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ —

والدہ مرحومہ کی وفات پر بہت سے بزرگوں - دوستوں اور جماعتوں نے مکرم مرزا عزیز احمد صاحب اور ہم سب بھائی بہنوں کو تعزیت اور ہمدردی کے خطوط اور تار بھیجے ہیں۔ جن میں انہوں نے بہت محبت بھرے جذبات کا اظہار فرمایا ہے چونکہ فرداً فرداً سب دوستوں کو جواب دینا مشکل ہے اس لئے المصلح کے ذریعہ ہم آپ سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس ہمدردی کی جزا اپنے پاس سے عطا فرمائے آمین

امید ہے تمام احباب ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ ہم ایک عرصہ سے ابا جان کی دعاؤں سے محروم تھے۔ اور اب اپنی والدہ کی دعاؤں سے بھی محروم ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

خاکسار سید داؤد احمد ۲۸/۹/۵۴

ایک نیا تبلیغی مشن

المصلح کی پچھلی اشاعتوں میں وکالت تبشیر تحریک جدید کی طرف سے ایک اپیل بعنوان "احباب جماعت کے لئے حصول ثواب کا نادر موقعہ" دوبار شائع ہو چکی ہے۔ آج اس کی اہمیت کے پیش نظر ہم پھر اسے اسی اشاعت میں صفحہ ۵ پر درج کر رہے ہیں۔

جیسا کہ اپیل سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک جزیرہ میں وہاں کے باشندوں کو اسلام کی طرف بڑے زور سے توجہ پیدا ہو رہی ہے اور الحمدللہ کہ ہمارے مبلغ کے وقتی دورہ سے ہی کئی سعید روحیں اسلام قبول بھی کر چکی ہیں اگر مزید کوشش کی جائے۔ تو وہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت اچھے نتائج کی توقع ہے۔ چنانچہ وکالت تبشیر کا ارادہ ہے۔ کہ خاص طور پر اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور کم از کم ایک سال کے لئے وہاں مستقل مشن قائم کیا جائے۔ جس کے لئے اخراجات کا اندازہ تین ہزار ڈالر یعنی قریباً دس ہزار روپیہ ہے۔ دوران سال میں چونکہ یہ ایک نہایت اہم ضرورت آپڑی ہے۔ جس کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ اگلے سال پر اس کا ملتوی کرنا مناسب ہے۔ اس لئے وکالت نے احباب سے درخواست کی ہے کہ وہ اس رقم کو چندہ اور عطایا کی شکل میں جمع کر دیں۔

ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے دوست اپنے نصب العین کو خوب سمجھتے ہیں۔ وہ حسب سابق اس موقعہ پر بھی آگے بڑھیں گے اور اس رقم کو جلد از جلد پورا کر دیں گے۔

بے شک ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے۔ اور تمام دوستوں پر پہلے ہی کافی مالی بوجھ ہے۔ لیکن آخر ان کو یہ بھی تو معلوم ہے۔ کہ آج روئے زمین پر ان کے سوا اور کونسی جماعت السی ہے۔ جو اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے الٰہی آواز پر لبیک کہے گی۔ یہ شرف خدا تعالیٰ نے صرف انہی ہی عطا فرمایا ہے۔ اور دشمن تک کو بھی ہماری کسی اور چیز کا نہیں تو کم از کم اس بات کا تو ضرور ہی اعتراف ہے۔ پس ہمیں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں آسکتا۔ کہ اس رقم کے جمع کرنے میں کوئی غیر معمولی تاخیر یا تساہل ہوگا۔

چونکہ یہ رقم کوئی زیادہ رقم نہیں ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس کے لئے وکالت تبشیر بعض خاص خاص مخلص دوستوں کو علیحدہ بھی تحریک کر رہی ہو لیکن ہمارا خیال ہے۔ کہ چونکہ سب دوستوں کو اس میں حصہ لیکر ثواب حاصل کرنے کی خواہش ہوگی، اس لئے جماعتوں کے عہدیدار ایسا انتظام کریں۔ کہ جماعت کے ہر فرد انصار۔ خادم۔ طفل وغیرہ ان سب سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں رقم وصول کر لی جائے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے اخلاص کا بڑھ چڑھ کر اظہار کرنا چاہے۔ تو یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اسکی حد بندی کون کر سکتا ہے۔

بہرحال ہمیں امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احباب جماعت اسلام کی تبلیغ کے لئے ایک نئے مشن کے قیام کی فوری ضرورت کے پیش نظر اپنی ضرورتوں کو اور زیادہ کم کرتے ہوئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور اسے ذرا بھی بوجھ خیال نہ کریں گے۔ اصل حقیقت تو وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں فرما دی ہے کہ ؎

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد ؛ خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

فکر و نظر

مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کا ایک ناقابل فراموش ورق

۱۹۲۵ء کی بات ہے کہ دہلی میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک کانفرنس منعقد ہوئی یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مسلمانوں میں برادران وطن کے سلوک کو دیکھ کر اپنے حقوق کے تحفظ کا کچھ کچھ احساس پیدا ہونا شروع ہوا تھا۔ تاہم ان کے تقریباً تمام با اثر راہنما ہندوؤں کی طرف سے چند ایک نہایت معمولی سے تحفظات کا یقین دلانے پر مطمئن ہوتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ حتیٰ کہ ہندو لیڈروں نے انہیں اس امر پر بھی آمادہ کر لیا کہ ہندو اکثریت کے صوبوں میں چند ایک زائد نشستیں دینے کے بدلے میں وہ پنجاب اور بنگال میں اپنی اکثریت کو اقلیت میں بدل لیں۔ نیز مخلوط انتخاب کو تسلیم کر کے اپنی ہستی کو ہندوؤں میں مدغم کر دیں۔

ظاہر ہے کہ یہ دونوں امور عدل و انصاف کے منافی اور اپنے نتائج کے اعتبار سے مسلمانوں کے لئے خودکشی کے مترادف تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی دوررس نگاہ نے اس خطرے کو بھانپ لیا۔ اور آپ نے تقریر و تحریر کے ذریعہ سے مسلمانوں اور ان کے راہنماؤں پر اصل حقیقت واضح کی۔ اور ان دو امور پر خاص طور پر زور دیا کہ

(۱) "مسلمانوں کو سب صوبوں کی مجالس نیابتی میں قلیل التعداد رہنے کی وجہ سے نقصان پہنچے گا۔ اگر بنگال اور پنجاب میں وہ کثیر التعداد رہتے تو یہ بہتر تھا بہ نسبت اسکے کہ دوسرے صوبوں میں انکو کچھ حق زیادہ مل جاتا۔ کیونکہ پنجاب ہندوستان کا ہاتھ ہے اور بنگال سر۔ ان دونوں جگہ کی طاقت سے مسلمان باقی صوبوں کے مسلمانوں کا خیال رکھ سکتے تھے۔۔

۔۔۔ مدراس یا بہار میں اگر وہ چند ممبریاں زیادہ بھی حاصل کر لیں تو اس سے انکو اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا جسقدر کہ بعض صوبوں میں انکی اکثریت رہنے سے انکو فائدہ ہو سکتا ہے"۔

(۲) "ہر قوم کے نمائندے صرف اسی کے ووٹوں سے منتخب کئے جائیں ورنہ طاقتور اور ہوشیار قومیں دوسری اقوام کے ایسے ممبروں کے انتخاب کرانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ جو اپنی قوم کا نمائندہ کہلانے کی بجائے دوسری زبردست یا زیادہ تعلیم یافتہ قوم کا نمائندہ کہلانے کے زیادہ مستحق ہوں گے"۔

یہی وہ دو امور ہیں جن پر بعد میں قریباً تمام مسلمان لیڈر متفق ہو گئے۔ اور جاننے والے جانتے ہیں کہ یہی وہ امور ہیں جو بعد میں قیام پاکستان کے لئے بنیادی پتھر ثابت ہوئے۔

جداگانہ انتخاب کو منظور کرا لینے کے نتیجہ میں مسلمانوں کے قلوب میں اپنی علیحدہ ہستی کا شعور پیدا ہوا۔ اور پنجاب و بنگال میں اپنی اکثریت کو محفوظ رکھنے کی بدولت ہی ایک آزاد و خود مختار اسلامی مملکت معرض وجود میں آئی۔

غرض جماعت احمدیہ کے بالغ نظر امام نے اس وقت مسلمانوں کی راہ نمائی فرمائی۔ جبکہ اکثر مسلمان راہنما برادران وطن کی چالوں کو نہ سمجھتے تھے۔

کیا یہ بر وقت راہ نمائی اسی امر کی دلیل ہے کہ جماعت احمدیہ باقی مسلمانوں سے علیحدہ رہتی ہے۔ اور عملاً ان سے کٹ چکی ہے۔؟

اور کیا ایسا کہنے والے ذرا اپنے گریبانوں میں بھی منہ ڈالکر دیکھیں گے کہ خود انہوں نے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں کیا رویہ اختیار کئے رکھا کہیں حقیقت یہی تو نہیں کہ ؎
وہ الزام ہم کو دیتے ہیں قصور اپنا نکل آیا

یورپ کی ترقی پسندی

ایک خبر ملاحظہ ہو۔

"لندن ۱۹ ستمبر۔ انگلینڈ میں ہر سال تقریباً ۱۵۰۰ بچوں کو ان کی مائیں چھوڑ دیتی ہیں۔ یہ بچے زیادہ تر ہسپتالوں۔ ہوٹلوں اور گرجا گھروں میں چھوڑے جاتے ہیں اور اچھے گھرانوں کے معلوم ہوتے ہیں۔ انہیں اسلئے چھوڑا جاتا ہے کہ طلاق سے ان کے والدین کی شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں"۔

ذرا اندازہ لگائیے کیا ان ایک ہزار پانچسو بچوں کی ماؤں نے نفسانی جذبات میں بہ کر اپنے ہاتھوں سے اپنی اولاد کو ضائع نہیں کیا۔ اور اس مادرانہ محبت و شفقت کے جذبہ کو کچل کر نہیں رکھ دیا۔ جسے دنیا میں عدیم المثال سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ بچے جب بڑے ہونگے تو کیا ان کے لئے یہ ممکن ہوگا۔ کہ وہ اپنی بہن اور بیوی ماں اور سالی میں تمیز کر سکیں۔

وحشی اور انسانیت کے ابتدائی ضوابط اخلاق سے عاری اقوام کے متعلق تو اکثر یہ سنا تھا۔ کہ ان کے ہاں عورت کے مقدس رشتے (یعنی ماں بہن بیوی اور بیٹی) کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ اور وہ بعض اوقات اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر ڈالنے سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔ لیکن کیا آپ قیاس کر سکتے تھے۔ کہ مغرب کی تعلیم یافتہ مہذب اور ترقی پسند اقوام میں بھی اس قسم کے انسانیت سوز جرائم کا ارتکاب کیا جا سکتا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ جس نظام کی بنیاد خالصاً دہریت پر رکھی جائے گی۔ وہ مادی میدان میں جتنی ترقی کرے گا۔ اتنا ہی انسان کی روحانی طاقتوں کو کمزور اور اخلاقی صلاحیتوں کو بے لگام کرتا چلا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا نظام اپنے انتہائی عروج کے وقت اس منزل پر جا پہنچتا ہے۔ جہاں پر اخلاق کی وہ قدریں ختم ہو جاتی ہیں۔ جن پر انسانیت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور وحشت و بربریت کا دور عود کر آتا ہے۔

"جغرافیائی پوزیشن" کا احساس

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں اپنے ہم وطنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

"پاکستان کے ساتھ تعلقات رکھنے کے ضمن میں ہمیں ایک بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیئے وہ ہے جغرافیائی حیثیت یعنے پاکستان کے ساتھ ہماری دو ہزار میل لمبی مشترکہ حدیں ہیں۔ لہذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم حتی الامکان پاکستان کے ساتھ انتہائی دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کی کوشش کریں"۔

الحمد للہ کہ پنڈت نہرو کو بھی "جغرافیائی حیثیت" کی بنا پر پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کا خیال آیا۔ ورنہ بھارتی حکومت کا گزشتہ رویہ تو یہی بتاتا ہے کہ اس نے کبھی اس "جغرافیائی پوزیشن" کا لحاظ نہیں رکھا۔

● کشمیر میں ہندوستانی فوجیں داخل ہوئیں۔ اور یہ جانتے ہوئے داخل ہوئیں کہ جغرافیائی اعتبار سے وہ پاکستان سے زیادہ وابستہ ہے۔

● جوناگڑھ پر قبضہ کیا گیا۔ حالانکہ وہ قانوناً پاکستان کا حصہ تھا

● حیدرآباد میں "پولیس ایکشن" کیا گیا۔ اور یہ جانتے ہوئے کیا گیا کہ اسکے نتیجہ میں پاکستان کے ساتھ مزید کشیدگی پیدا ہو جائیگی

بہرحال اب بھی اگر پنڈت نہرو سنجیدگی اور خلوص کے ساتھ جغرافیائی پوزیشن کے پیش نظر پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ بہت مبارک اور نیک جذبہ ہے۔ پاکستان اور بھارت کے ہر سچے خیر خواہ کی دعائیں ان کے ساتھ ہونگی بشرطیکہ یہ جذبہ محض الفاظ تک محدود نہ رہے۔ بلکہ عملاً بھی ظاہر ہو۔

کیا اس طریق کار کی حمایت کرینگے؟

ایک خبر ملاحظہ فرمایئے۔

"سکھر ۲۵ ستمبر یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو ایک مکان کو لوٹ کر لے گئے اور مالک مکان کو جو ایک رئیس بیان کیا جاتا ہے زخمی کر گئے مالک مکان نے بعد میں پولیس میں بیان دیتے ہوئے بتایا کہ میں گھر میں اکیلا لیٹا ہوا تھا جبکہ ڈاکو نقاب اوڑھے مکان میں داخل ہوئے۔ انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور مطالبہ کیا کہ نقدی اور زیورات ان کے حوالے کر دوں۔ میں ابھی اس مطالبہ کا جواب بھی نہ دینے پایا تھا کہ انہوں نے مجھے زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ حتےٰ کہ میں بیہوش ہو گیا۔ ہوش آنے پر مجھے معلوم ہوا کہ ڈاکو تمام سامان نقدی اور زیورات لے کر بھاگ گئے"۔

جہاں تک ڈاکوؤں کے مقصد کا تعلق ہے (یعنی مالک مکان کے سامان نقدی اور زیورات کو لوٹنا) اسکی تو بلا استثنا سب مذمت کریں گے۔ لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ڈاکوؤں نے جو طریق اختیار کیا (یعنے پہلے مطالبہ پیش کرنا اور پھر جواب کا انتظار کئے بغیر حملہ کر دینا) کم از کم ایک گروہ ہمارے ملک میں ایسا ضرور موجود ہے جو اصولاً اس طریق کار کا حامی ہے۔ یہ گروہ بزعم خود جس نمونہ پر چلنے کا مدعی ہے۔ وہ اسکے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

"فریق مخالف کو پہلے اپنے مسلک کی طرف دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں بلکہ اپنی قوت کے بل پر اس سے تصادم شروع کر دیا"۔ (ملاحظہ ہو کتاب الجہاد فی الاسلام ایڈیشن اول صفحہ ۲۹۰ مصنفہ مودودی صاحب)

کیا یہ گروہ ڈاکوؤں کے طریق کار کی حمایت کرکے

([illegible])

عورتیں اسلام کی ترقی میں کیا مدد دے سکتی ہیں؟

(از محترمہ بشریٰ خاتون صاحبہ)

آج کل دنیا میں اسلام پر مصائب و آلام کی گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ ایک طرف تو دشمنانِ اسلام پوری شان و شوکت اور انتہائی جوش و قوت کے ساتھ اسلام پر پے در پے حملے کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کی بے بسی اور بے کسی اس درجہ پہنچی ہوئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود ؑ کا یہ شعر بالکل صادق آ رہا ہے۔ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

دشمنانِ اسلام نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ اور مسلمانوں کو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر دیں۔ یہ وقت ایسا نازک ہے کہ اگر ذرا بھی غفلت کی گئی۔ تو بعد کی ہزار کوششیں بھی اس کا تدارک نہیں کر سکیں گی۔ لہٰذا ضروری ہے۔ کہ مسلمان جس قدر جلد ہو سکے۔ ہوشیار ہوں، اور اسلام کی ترقی کی تدبیریں کریں۔ یہ کام کسی اکیلے کا نہیں۔ اس میں کیا مرد۔ کیا عورت کیا بچہ کیا بوڑھا سب کو شریک ہونا چاہیئے۔ ہماری جماعت تو پیدا ہی اس مقصد کے لئے کی گئی ہے۔ اب اس کی ذمہ داریوں میں اور بہت سا اضافہ ہو گیا۔ امید ہے کہ وہ باحسن طریق انجام دیگی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعت کے مرد جس قدر تن دہی سے اشاعت اسلام میں مصروف ہیں۔ عورتیں افسوس ہے ان کی کما حقہٗ مدد نہیں کر رہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ جو کام مرد عورتوں کی اجتماعی قوت سے مہینوں میں ہو سکتا ہے۔ وہ صرف مردوں کے کرنے سے سالوں میں ہو رہا ہے۔ اگر کسی عورت میں خدمت دین کا کچھ احساس بھی ہے۔ تو بوجہ کوئی طریق معلوم نہ ہونے کے احساس ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ ہماری بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اب خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ اسلام اور احمدیت کی کشتی کو بچانے کی کوشش کریں۔ اسلام کی خدمت کے واسطے کمر ہمت باندھ لیں۔ اور عہد کر لیں۔ کہ جب تک اسلام کا جھنڈا نہ بلند ہوگا۔ ہرگز آرام نہیں لیں گی۔

رہی یہ بات کہ عورتیں اسلام کی خدمت کس طرح کریں؟ سو اس کے متعلق میں اپنی ناقص عقل کے مطابق چند طریق خدمت اسلام کے اپنی بہنوں کے گوش گذار کرتی ہوں۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر بہنیں ان طریقوں پر عمل پیرا ہوں گی۔ تو خدمت اسلام کا جو فرض ان پر عائد ہوتا ہے۔ اس کو کما حقہٗ ادا کر کے آخرت میں سرخروئی حاصل کریں گی۔ عورتوں کو بھاری شکایت یہ ہے۔ کہ ہم کو مردوں کی طرح باہر نکل کر خدمت اسلام کا موقعہ نہیں ملتا۔ اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتیں۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ باہر نکلنا ہی صرف خدمت دین کا واحد طریقہ نہیں۔ مانا کہ ہم مردوں کی طرح باہر نکل کر اسلام کی خدمت نہیں کر سکتیں۔ لیکن ہمارے پاس دوسرے طریق اتنے موجود ہیں۔ کہ ہم کو باہر نکلنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور وہ طریق جن سے ہم آج کل اسلام کی خدمت بجا لا سکتی ہیں۔ یہ ہیں:۔

اول سب سے بڑا طریق خدمت اسلام کا یہ ہے۔ کہ عورتیں مال سے اسلام کی خدمت کریں۔ کیونکہ اس وقت اسلام کو مال کی بڑی ضرورت ہے۔ اور عورتوں کے پاس زیور کپڑے کی صورت میں مال کافی ہوتا ہے۔ لہٰذا عورتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے زیور کپڑوں میں سے کچھ حصہ سلسلے کی تحریکوں میں بطور مدد دیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ زیور کپڑوں کی بجائے خدا اور اس کے رسولؐ کے دین سے محبت کریں۔ بہنوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان زیور اور کپڑوں سے ہماری اس وقت تک کوئی عزت و توقیر نہیں۔ جب تک کہ ہمارا پیارا اسلام سخت خطرہ میں ہے۔

پھر یہ کہ روپے کے خرچ کرنے میں وہ جہاں تک ہو سکے کفایت شعاری سے کام لیں۔ انسان کی آمدنی کا زیادہ تر حصہ خوراک اور پوشاک پر صرف ہوتا ہے۔ سو اس میں حتی المقدور کفایت کا پہلو اختیار کریں۔ اکثر گھرانوں میں دیکھا گیا ہے۔ کہ دو وقت سالن روٹی کے علاوہ اور کئی قسم کے کھانے پکائے جاتے ہیں۔ اور پھر اس کے علاوہ نت نئی اشیاء محض تفریح طبع کے لئے کبھی بازار سے منگوائی جاتی ہیں۔ اور کبھی گھر میں تیار کی جاتی ہیں۔ جن پر بے حساب اور بے اندازہ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ بہنوں کو چاہیئے۔ کہ اسلام کی زندگی کے لئے تھوڑے عرصے کے لئے ان بے جا تکلفات کو ترک کر دیں۔ میں یہ نہیں کہتی۔ کہ وہ بخل سے کام لیں۔ نہیں بلکہ ان اشیاء کا استعمال چھوڑ دیں۔ جن سے صرف نفس کی خوشی مقصود ہے۔ اور اس سے جو روپیہ بچے۔ اس کو ترقی اسلام کے واسطے دیں۔ یہ مالی قربانی تو ہوگی۔ ساتھ اس کے جانی قربانی کا بھی مقصود حاصل ہو جائے گا۔

اسی طرح پوشاک کے متعلق کفایت کو مدنظر رکھیں۔ چاہیئے۔ کہ اسلام کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان تمام فضولیات کو یک دم ترک کر دیں جن کے بغیر گذارہ ہو سکتا ہے۔ اور ان فضولیات پر جو رقم خرچ ہوتی ہے۔ وہ سب اشاعتِ اسلام کے لئے دے دیں۔ اور خدا کی خوشنودی حاصل کریں۔ ماحصل یہ کہ عورتوں کو چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے۔ اسلام کو مالی امداد دینے کی کوشش کریں۔ روپے کے اسراف میں بے جا تکلفات سے کام نہ لیں۔ حتی المقدور سادہ زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلامی سادگی کے آگے یہ سب تکلفات ہیچ ہیں۔

دوسرا طریق خدمتِ اسلام کا یہ ہے۔ کہ عورتیں مردوں کو اشاعتِ اسلام میں مدد دیں۔ اور وہ اس طرح کہ خانہ داری کے تمام جھگڑوں اور ہر قسم کے تفکرات اور اپنے تمام گلوں اور شکووں سے مردوں کو آزاد رکھنے کی کوشش کریں۔ بدقسمتی سے ہم عورتوں کی ایسی عادت ہے۔ کہ خود خدمت اسلام کرنا تو درکنار مردوں کی خدمت اسلام میں حارج ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ مرد باہر تبلیغ کرنے جا رہا ہے۔ اور عورت گھر کے تنگی ترشی کے قصے بیان کر کے اس کا دماغ پریشان کرتی ہے۔ جس سے وہ اپنا وقت خوبی سے تبلیغ میں صرف نہیں کر سکتا۔ اور پھر یہ کہ مرد چندہ دیتے ہیں۔ تو اکثر عورتیں گھر کے خرچ گنوانے شروع کر دیتی اور بعض تیز طبیعت بہنیں تو لڑنا ہی شروع کر دیتی ہیں۔ کہ پیچھے میں نے اس دن اپنے کپڑوں کے لئے روپے مانگے تھے۔ تو جواب ملا تھا۔ کہ ہے نہیں۔ اب بھلا پوچھا جائے۔ کہ یہ چندے کے لئے روپیہ کہاں سے نکل آیا۔ بعض مرد تو ان باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے برابر چندہ دیتے ہیں۔ لیکن بعض کمزور طبائع رکھنے والے ضرور ایسی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور وہ یہ کہہ کر چندہ دینے سے رک جاتے ہیں۔ کہ اچھا یہ تم خرچ کر لو۔ ہم بعد میں چندہ بھیج دیں گے۔ حالانکہ عورتوں کی ضرورتیں تو کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ یہ تو جتنا روپیہ دیکھیں گی۔ اتنا ہی اپنی ضروریات کو پھیلائیں گی۔ گویا خود تو دینی خدمت کی توفیق نہیں۔ اگر مرد کریں۔ تو اس میں بھی سدراہ ہوتی ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے۔ کہ مردوں کی خدمات دین میں روک نہ ہوں۔ بلکہ ان کی ہر قسم کی مدد کریں۔ خانہ داری کے تمام جھگڑوں کا وہ خود تصفیہ کریں۔ مردوں کو ہر قسم کے تفکرات سے بچانے کی کوشش کریں۔ مردوں کا خدمتِ دین کے واسطے چندہ دینا ان کو ناگوار نہ گذرنا چاہیئے۔ بلکہ خود کہہ کر ان سے اسلام کو مالی امداد دینی چاہیئے۔ اپنی تمام ضروریات کو اسلام کی ضروریات کے مقابلہ میں حقیر سمجھنا چاہیئے۔ اور ایسے ہی اگر مردوں کے خدمت اسلام میں مصروف رہنے کی وجہ سے عورتوں کو کچھ تکلیف ہو۔ تو اسلام کی خاطر اس کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیئے۔ غرض جہاں تک ہو سکے۔ مردوں کو خدمتِ اسلام میں مدد دینی چاہیئے۔ آخر یہ خیال ہونا لازمی ہے۔ کہ اسلام اکیلے مردوں ہی کا نہیں ہے۔ ہمارا بھی ہے۔ اگر اس کو کچھ نقصان پہنچا۔ تو اکیلے مردوں کو تکلیف نہ ہوگی۔ بلکہ ساتھ ہمیں بھی دکھ پہنچے گا۔

تیسرا طریق خدمت اسلام کا یہ ہے۔ کہ عورتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے گھر کے سب مردوں کو یعنی شوہروں کو اور باپ کو اور بیٹوں کو غرض گھر میں جو مرد خدمت اسلام کی طاقت رکھتے ہوں۔ ان سب کو اسلام کی خدمت کرنے کے واسطے زور دیں۔ اور کبھی سختی اور کبھی نرمی سے ہمیشہ اسلام کی حالت بتا کر ان میں اسلام کی غیرت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان کو اسلام کی خدمت کے واسطے اکسایا جائے۔ یہ طریق ایسا عمدہ ہے۔ کہ اس میں بہت کچھ کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔ کیونکہ عورتوں کی غیرت دلائی ہوئی مردوں میں بجلی کا سا اثر کرتی ہے۔ سب کو معلوم ہے۔ کہ عرب والے جنگوں میں اپنی عورتوں کو بھی ساتھ لے جاتے تھے۔ جو وہاں ایسے ایسے اشعار پڑھتی تھیں۔ جن سے مردوں کے اندر غیرت جوش مارتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنے سینوں پر تیر کھا کھا کر مر جاتے تھے۔ لیکن دشمن کو پیٹھ نہیں دکھاتے تھے۔ لہٰذا عورتوں کو چاہیئے۔ وہ ضرور اس طریق کو شروع کریں۔ اور برابر جاری رکھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ مرد جب باہر بھی یہی تذکرہ سنیں گے۔ اور گھر میں بھی یہی۔ تو خواہ وہ اسلام کی طرف سے کتنے ہی بے حس و حرکت کیوں نہ ہوں گے۔ ضرور جوش میں آ کر اسلام کی خدمت میں لگ جائیں گے۔

چوتھا طریق خدمتِ اسلام کا یہ ہے۔ کہ عورتوں کو چاہیئے۔ کہ اولاد کی تربیت وہ اس طریق سے کریں۔ کہ بڑے ہو کر وہ اسلامی خوبیوں کے اعلیٰ نمونے ہوں۔ اور اسلام کی غیرت و حمیت ان میں ایسی بھری ہو۔ کہ اس کی خاطر اپنا سر کٹانے میں بھی دریغ نہ ہو۔

تربیتِ اولاد اسلام کی اس قدر اہم اور ضروری خدمت ہے۔ کہ اس کے نہ ہونے کی وجہ سے اسلام آج تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ لہٰذا عورتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اولاد کے دل میں بچپن سے ہی خدا اور اس کے رسول ؐ کی محبت ڈالیں۔ بچوں کی عمر کے ابتدائی سال اپنی ماں کے پاس گذرتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی ماں کا اثر ہی قبول کرتے ہیں۔ لہٰذا عورتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بچوں کو ان کی سمجھ کے موافق اسلامی باتیں بتائیں۔ اور ان کو اسلامی اصول کا پابند بنائیں۔ اور اسلام کی محبت اور اس کی غیرت ان کے دل میں بٹھائیں۔ تا وہ بڑے ہو کر ایک ایسی مضبوط چٹان ہوں۔ کہ دشمن کی کوئی طاقت ان کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکے۔

چندہ سالانہ اجتماع جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب جماعت کے لئے حصول ثواب کا نادر موقعہ

(از مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

احباب جماعت! ہمارے مبلغین خدا کے فضل و کرم سے اکناف عالم میں خدمت اسلام و اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ بجا لا رہے ہیں۔ ان جواں ہمت مجاہدوں کی قابل قدر مساعی کا اندازہ دیار تثلیث میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدائیں بلند کرنے والے نومسلموں اور عیسائیت کے گہواروں میں آباد مسجدوں سے ہو سکتا ہے۔ اس وقت کفر و الحاد کے شور سے معمور مغرب کی فضائیں انہی شجاعان اسلام کی صدائے اللہ اکبر سے گونج رہی ہیں۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

احباب جماعت! حال ہی میں ایک بیرونی دار التبلیغ سے یہ خوش کن خبر آئی ہے۔ کہ ایک جزیرہ میں عیسائیوں کی توجہ اسلام کی طرف ہو رہی ہے۔ ابتداء میں وہاں ہمارے ایک نو مسلم امریکن بھائی کے جانے سے کچھ حرکت پیدا ہوئی۔ اور ہمارے مبلغ کے دورہ کے نتیجہ میں وہاں لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اور اس امر کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اس جزیرہ میں فی الحال عارضی طور پر مشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اگر ابتداء میں صرف ایک سال کے لئے بھی مشن کھولا جائے تو اس پر تین ہزار ڈالر یعنی تقریباً دس ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے جو جماعت کے مخیر احباب کے سامنے تبلیغ کی اہمیت کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا میں ان احباب سے جو اسلام کا درد اپنے دلوں میں رکھتے ہیں یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اشاعت اسلام و خدمت دین کے اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اس رقم کو پورا کرنے میں بقدر وسعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

مصلح موعود کے دامن سے وابستہ ہونے والو! یاد رکھو کہ اقوام عالم کو خدا کے اس برگزیدہ سے برکت حاصل کرنا ہے۔ خدمت دین کا جو موقعہ اس وقت ہے وہ بعد میں ہاتھ نہ آئے گا۔ پس آگے بڑھو۔ اور جزیرہ میں علم اسلام بلند کرنے میں مدد دو۔ تثلیث کے تلاطم خیز سمندر میں غوطہ کھانے والی روحیں تمہیں پکار رہی ہیں۔ سفینۂ اسلام کے ذریعہ ہی ان کی نجات ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کی مالی قربانی سے یہ روحیں دولت ایمان سے مالا مال ہو جائیں۔ تو اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اگر تیرے ذریعہ ایک روح بھی پنجۂ کفر سے نجات پا کر حصار اسلام میں داخل ہو جائے۔ تو یہ سرخ اونٹوں سے بدرجہا بہتر ہے۔"

اس سلسلہ میں ہر قسم کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام "مشن کنارہ" بھجوائیں۔

ضروری اعلان

یہ امر کئی بار امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ میں لایا گیا ہے کہ وہ ذیلی قاعدہ ۲۲۹ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ رشتہ ناطوں کی سہولتوں کی خاطر مقامی طور پر ایک رجسٹر کھولیں اور رشتہ ناطہ کے اہم امور کو سلجھانے کے لئے مقامی جماعتوں میں کوشش اور سعی سے کام لیں۔ اور ایسے رجسٹروں کی ایک نقل نظارت ہذا میں بھی بھجوائیں۔ مگر افسوس ہے کہ بہت کم جماعتوں نے اس وقت توجہ کی ہے۔ جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ ۱۵ ستمبر ۵۳ء تک نظارت ہذا کو اپنے رجسٹروں کی نقول بھجوا کر مشکور فرمائیں۔

(قائم مقام ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

افراد انصار کی خدمت میں ضروری اطلاع

مندرجہ ذیل احباب انصار۔ جن کے اسمائے گرامی نیز دیگر افراد انصار مقامی جماعتوں میں نہ ہونے کی وجہ سے براہ راست ان کے نام مرکز کے رجسٹر پر درج کئے ہوئے ہیں۔ اور مرکزی ہدایات کے ماتحت ان پر تنظیم انصار کا کام سر انجام دینے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

ان کی خط و کتابت مرکز سے نہیں ہو رہی۔ نہ ہی مرکزی چٹھیوں کا جواب ملتا ہے اور نہ ہی مرکز میں ان کا چندہ انصار اللہ وصول ہوتا ہے۔ ممکن ہے یہ احباب اپنی اپنی جگہ اور مقام پر موجود نہ ہوں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ براہ مہربانی وہ اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ یا جن احباب کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ وہ دفتر ہذا میں اطلاع بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(۱) چودھری غلام محمد صاحب۔ ساکن بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ
(۲) میاں محمد عطار دین صاحب۔ ساکن ڈھاکے ضلع شیخوپورہ
(۳) چودھری محمد ابراہیم صاحب چک دھیدو ڈاکخانہ اوسیا پور ضلع شیخوپورہ
(۴) چودھری نواب دین صاحب چک دھیدو " " "
(۵) چودھری اللہ رکھا صاحب بنگلہ بڑا گھر۔ ضلع شیخوپورہ
(۶) چودھری شہابل خان صاحب بھٹی کلسیاں ضلع شیخوپورہ

نوٹ۔ مذکورہ بالا احباب کی طرف سے چندہ انصار بھی مرکز میں نہیں پہنچ رہا۔ اپنے اپنے ذمہ کا چندہ انصار بھی نصف پائی فی روپیہ آمد کے حساب سے بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر بمد انصار اللہ داخل خزانہ فرماویں۔ اور اپنے پتہ سے بھی اطلاع دیں۔ اور رپورٹ کارگذاری متعلقہ تنظیم انصار بھی دفتر ہذا میں بھجوائیں۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ناخواندہ انصار کے متعلق زعماء صاحبان رپورٹ بھجوائیں

جن مجالس انصار کے اراکین انصار کی فہرست میں۔ ناخواندہ انصار کے نام فارم میں درج ہو کر دفتر میں موصول ہوئے تھے۔ جن کو نہ اردو نوشت و خواند آتی ہے۔ اور نہ سادہ قرآن کریم آتا ہے۔ ایسے ناخواندہ انصار کی تعلیم کے لئے۔ دفتر ہذا سے زعماء صاحبان کو ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں۔ کہ اپنی اپنی مجلس کے ایسے اراکین کے ذریعہ جو خواندہ ہیں۔ ان کو تعلیم دلانے کا انتظام کیا جائے۔ اور چھ ماہ کا کورس صرف اس قدر مقرر کیا گیا تھا۔ کہ ان کو چھ ماہ میں یسرنا القرآن ختم کرا دیا جائے۔ اس کے بعد قرآن کریم ناظرہ اور اردو پڑھانے کے متعلق ہدایات دی جائیں گی۔

اس بارے میں بعض مجالس انصار کے زعماء صاحبان نے رپورٹ نہیں بھجوائی کہ انہوں نے اپنے اپنے ہاں کے ناخواندہ انصار کی تعلیم کا کیا انتظام کیا ہے۔؟

کورس کی مدت چھ ماہ دسمبر ۱۹۵۳ء میں ختم ہو جائے گی۔ اخیر ستمبر تین ماہ تک نصف کورس بلکہ کچھ زیادہ ختم ہو جانا متوقع ہے۔ اس لئے ایسی مجالس انصار کے زعماء صاحبان کو چاہیئے کہ جنہوں نے ابھی تک رپورٹ نہیں بھجوائی۔ بہت جلد ناخواندگان کی تعلیم کے متعلق جو انتظام کیا گیا ہو اور جتنا کورس ختم کیا گیا ہو۔ دفتر ہذا میں رپورٹ بھجوائیں۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

گمشدہ رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور سے ایک رسید بک نمبر ۲۳۰ گم ہو گئی ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا۔ جملہ خدام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کوئی خادم رسید بک نمبر ۲۳۰ پر چندہ جات مجلس خدام الاحمدیہ کی ادائیگی نہ کرے۔ اور اگر کسی کو اس رسید بک کا علم ہو۔ تو قائد کی وساطت سے مرکز میں رپورٹ کرے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مال تجارت کے راس المال اور اس کے منافع پر۔ جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوا ہے زکوٰۃ لازم ہے

اسلام میں نئی فرقہ بندیاں

منقول روزنامہ شہباز ۲۵ ستمبر ۱۹۵۳ء

دینی اعتبار سے یہ امر نہایت دردناک ہے۔ کہ مسلمان صدیوں تک فرقہ بندی کی لعنت سے انتہائی مصیبتیں اٹھانے کے باوجود اس تفرق سے باز نہیں آئے۔ اور فرقہ بندی نہ صرف زور شور سے جاری ہے۔ بلکہ ہر دور میں نئے نئے فرقے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور مسلمانوں کے تشتت وافتراق میں اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ شیعہ۔ سنی۔ وہابی۔ اور ان کی متعدد شاخوں کے اختلافات صدیوں سے جاری ہیں۔ اور اسی دوران میں مکاتب کی بناء پر۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی بھی۔ الگ الگ فرقے بن چکے ہیں۔

ہندوستان میں مدت دراز تک۔ بدعتی۔ حنفی۔ دیوبندی۔ وہابی شیعہ کے جھگڑوں اور ان کی باہمی تکفیر نے خاصا ہنگامہ برپا کئے رکھا۔ اور اب پاکستان میں بھی ان فرقوں کی۔ زہر چکانی میں کوئی فرق نہیں آیا۔

ہم اسی فرقہ بندی کو رو رہے تھے۔ کہ حال ہی میں دو اور فرقے۔ معرض وجود میں آگئے۔ ایک مودودی۔ دوسرا منکرین حدیث کا فرقہ۔ مودودی فرقہ نے اپنے آپ کو موجودہ نظام حکومت کے خلاف شور وغوغا کی بنیاد پر منظم کیا۔ اگر یہ فرقہ محض سیاسی رہتا تو کسی کو اعتراض نہ ہوتا۔ لیکن اس نے پرانے فرقہ پرستوں کی طرح دین حق کی اجارہ داری خود سنبھال لی۔ اور اپنے سوا دوسروں کو غیر صالح قرار دیا۔ "یہ غیر صالح"۔ پرانی اصطلاح یعنی کافر کی نئی قائم مقام ہے۔ مطلب یہی ہے۔ کہ مسلمان صرف ہم ہی ہیں۔ دوسروں کو مسلمان کہلانے کا حق نہیں۔ جب تک وہ اسلام کے ان تاویلات کے قائل نہ ہوں۔ جو ہم نے کی ہیں۔

منکرین حدیث کا فرقہ سیاسی نہیں۔ خالص مذہبی ہیں۔ اور مذہب کے لئے ان کا وجود بھی دوسرے فرقوں سے کم خطرناک نہیں۔ بلکہ شاید زیادہ مضرت رساں ہے ان کا خیال یہ ہے کہ ہماری ہدایت کے لئے قرآن کافی ہے۔ لہٰذا احادیث کو ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ حدیث بہرحال ایک شخص کے اقوال ہیں۔ اور ان کی صحت بھی یقینی نہیں۔ اس کے علاوہ اسلام شخصیت پرستی نہیں سکھاتا۔ اللہ اور اس کا کلام کافی ہے۔ گویا یہ فرقہ اسوہ حسنہ رسول سے انکار کرتا ہے۔ اور اس کے اس رویے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اسلام کے تمام ارکان نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ متروک ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کے ادا کرنے کا طریقہ۔ حدیث کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتا۔ غرض نفس دین اسلام کے لئے۔ یہ فرقہ بہت زیادہ خطرناک ہے۔ اور بعض نئے تعلیم یافتہ لوگ جن کو دین کے متعلق کچھ معلوم نہیں منکرین حدیث کے جال میں پھنس کر اپنی دنیا و آخرت خراب کر رہے ہیں۔

اسلام آزادی خیال پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ لیکن اس کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ کہ خیالات وعقائد معاشرہ اسلامی کو مضطرب ومتحرک کرنے والے ہوں۔ ان کا علی الاعلان اظہار کیا جائے۔ اور مسلمانوں کی قومی زندگی کو پارہ پارہ کر کے ان کو تباہی کے غار میں دھکیل دیا جائے۔

ائمہ اربعہ نے مسائل فقہ میں جو اختلاف کیا ان کو کوئی برا نہیں کہتا۔ لیکن جب ان کے پیروؤں نے اپنے اماموں کے ساتھ۔ وابستگی کو مذہب قرار دے لیا اور علی الاعلان دوسرے آئمہ کو گمراہ بتانے لگے۔ تو ان کا وجود ملت کے لئے خطرہ بن گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر مسلمان اپنے دل میں یہ عہد کر لے۔ کہ وہ کسی نئے یا پرانے فرقے کے جال میں نہ پھنسے گا۔ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہے گا۔ اور عبادات ومعاملات اور اخلاق میں۔ سیدھا سادھا نیک مسلمان بننے کی کوشش کرے گا۔ اللہ نے رسول کو مسلم امت پیدا کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ فرقے قائم کرنے کے لئے مبعوث نہیں کیا تھا۔ اس لئے۔ فرقوں سے بچو۔ اور خالص مسلمان بنو۔ توحید ورسالت پر ایمان۔ اور اعمال دنیا کی فلاح اور عقبیٰ کی نجات کے لئے۔ بالکل کافی ہیں۔

(حافظ فضل احمد عابد)

درخواست ہائے دعاء

(۱) عزیز مکرم شیخ ناصر احمد صاحب۔ مبلغ سوئٹزرلینڈ کی اہلیہ کی صحت کئی دن سے خراب ہے۔ احباب اس کے دعا فرمائیں

خاکسار احمد دین (کنری)

(۲) میرے خسر مکرم چوہدری جلال الدین صاحب چک نمبر ۳۷ سرگودھا۔ گذشتہ دس ماہ سے علیل ہیں۔ احباب ان کی شفایابی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری عبدالمالک ربوہ

(۳) میرا چھوٹا بھائی عزیز حمید احمد ظفر ابن شیخ محمد احمد صاحب مظہر آف لائل پور بی۔ایس۔سی۔ انجینئرنگ کے فائنل امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ناصر احمد ظفر مارٹن روڈ کراچی

اینگلو انڈین اسکولوں پر قبضہ ہندی کا عذاب مسلط کر دیا گیا

بھارت میں اینگلو انڈین فرقہ سخت مظالم کا شکار ہو رہا ہے

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ مسٹر فرینک انتھونی صدر اعلیٰ آل انڈیا اینگلو انڈین ایسوسی ایشن نے ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اینگلو انڈینوں کی تکالیف کا ذکر کرتے ہوئے پر حملہ کیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ایسوسی ایشن کو اس امر پر تشویش ہے۔ کہ اینگلو انڈین اسکولوں کو سیاسی چال کے تحت غیر اینگلو انڈین ماحول میں ڈھالا جا رہا ہے۔ طلباء اور ٹیچرز پر اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ حالانکہ اینگلو انڈین اسکولوں کی تعداد پہلے ہی کافی ہے۔ ہندی بولنے والے صوبوں میں زیادہ مصیبت نازل ہو رہی ہے۔ حالانکہ بھارتی آئین میں ہر اقلیت کو اپنے مطلب کے تعلیمی اداروں کے قیام کا حق دیا گیا ہے۔ کچھ لوگوں کی اس ذہنیت پر افسوس ہے۔ کہ وہ انگریزی کے مخالف ہیں۔ بدقسمتی سے کبھی کبھی وزیراعظم بھی اس قسم کی بات کہہ گذرتے ہیں۔ مسٹر انتھونی نے کہا۔ کہ اینگلو انڈین سخت بے روزگاری کا شکار ہیں۔ کئی وجوہات کے سبب اس فرقہ کے لئے ملازمتوں کا جو کوٹہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔ کئی حلقوں میں مشنریوں کے خلاف ایجی ٹیشن جاری ہے۔ اس رویہ سے سخت خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ یہ بھی ایک سیاسی چال ہے۔

بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کے

زیر اہتمام کراچی میں انسٹیٹیوٹ آف اکنامکس قائم ہوگا

کراچی ۲۹ ستمبر۔ بین الاقوامی اقتصادی ادارہ کے زیر اہتمام انسٹیٹیوٹ آف اکنامکس قائم کرنے کی تجویز پر اس ادارہ کے گورنروں نے حال ہی میں غور کیا۔ اس انسٹیٹیوٹ میں اسلامی ملکوں کے اقتصادیات کے طلباء کو اعلیٰ تربیت دی جائیگی۔ فی الحال یہ ادارہ کراچی میں قائم ہوگا۔ یہ ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ تہران میں بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کے اجلاس میں جس کی صدارت مسٹر غلام محمد نے کی تھی۔ کیا گیا تھا۔ آغا خان نے اس ادارے کے قیام کے لئے دس لاکھ روپے عطیہ دیا ہے۔ جس میں سے تین لاکھ روپے وصول ہو چکا ہے۔ گورنروں کے بورڈ کا پہلا اجلاس ۲۶ ستمبر کو چوہدری ظفر اللہ خاں کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مصر کے سفیر عبدالوہاب عزام کو انسٹیٹیوٹ کا نائب صدر منتخب کیا گیا۔

لارڈ سوئنٹن آسٹریلیا میں

ڈارون ۲۹ اگست۔ برطانوی دولت مشترکہ کے سکرٹری لارڈ سوئنٹن نیوزی لینڈ جاتے ہوئے آسٹریلیا پہنچے۔ آپ آسٹریلیا۔ پاکستان۔ بھارت اور لنکا کا دورہ کریں گے۔

چرچل اٹلی میں

مینٹن (فرانس) ۲۹ ستمبر۔ برطانوی وزیراعظم مسٹر چرچل کل فرانس سے سرحد عبور کر کے اٹلی میں داخل ہو گئے۔ ان کے ہمراہ فرانس کی پولیس کا ایک دستہ بھی تھا۔

دوسری عالمگیر جنگ کے ۱½ ہزار جرمن

قیدیوں کی روس سے واپسی

بون ۲۹ ستمبر۔ مغربی جرمنی کے حکام نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں روس نے ۱½ ہزار جرمن قیدیوں کو ان کے وطن واپس بھیجا ہے یہ قیدی دوسری عالمگیر جنگ کے بعد سے روس میں نظر بند تھے ان میں ۱۸ عورتیں اور ۸ بچے بھی ہیں۔ ایک جرمن نے بتایا۔ کہ ان کی واپسی کا پروگرام ۱۷ جون کی بغاوت کی وجہ سے التوا میں پڑ گیا تھا وہ دن ہمارے کام کا آخری دن تھا۔ لیکن ہم سے کہا گیا تھا کہ اس وقت ریل گاڑیاں مہیا نہیں کی جا سکتیں۔ کیونکہ وہ مشرقی جرمنی کے لئے مال لے جا رہی ہیں۔ لیکن اگست میں کیمپ افسروں نے اس کا اعتراف کیا۔ کہ ہماری روانگی میں تاخیر کا باعث دراصل مشرقی جرمنی کا بلوہ تھا۔ حکام کا کہنا ہے کہ روس اب بھی ایک لاکھ جرمن جنگی قیدیوں کو جبری محنت کے کیمپوں میں روکے ہوئے ہے۔

چار ہزار سال پرانی طبی کتاب کی دریافت

فلاڈلفیا ۲۹ ستمبر۔ امریکی علماء چار ہزار سال پرانی ایک طبی کتاب کا ترجمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ کتاب مٹی کی ایک تختی پر لکھی ہوئی ہے۔ جسے پچاس سال قبل عراق سے کھود کر لایا گیا تھا۔ تختی پر تحریر سمیری رسم الخط میں ہے۔ یہ تختی بغداد کے جنوب میں ایک سو میل کے فاصلہ پر شہر نیور سے برآمد ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ تختی دنیا میں سب سے قدیم طبی کتاب ہے۔

ہالہ کو سندھ سے بچانے کیلئے بند تعمیر کیا جائیگا

دریا کے کنارے کاٹنے سے شہر کو خطرہ

کراچی ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ کے وزیر تعمیرات عامہ قاضی عبدالمنان نے چیف انجینئر سے کہا ہے۔ کہ وہ ہالہ کے قریب ایک عارضی بند تعمیر کریں تاکہ اس قصبہ کو دریائے سندھ سے بچایا جا سکے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ ہالہ کے قریب دریا کنارے کاٹ رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر تعمیرات کو یہ بھی شکایت ملی ہے۔ کہ بڑے بڑے زمیندار ہیڈ کے قریب ہی نہروں سے پانی لیتے ہیں۔ اس طرح نچلے حصے کی نہر سے پانی لینے والوں کے لئے پانی نہیں بچتا۔

کراچی ۲۹ ستمبر۔ بیگم خان عبدالقیوم خان صدر خواتین مہاجر آبادکاری کمیٹی نے بتایا۔ کہ ... ہیں اور میری شریک کار جہاں بھی مہاجرین کے لئے جھونپڑی تعمیر کرنے کے سلسلے میں فنڈ کیلئے گئیں خندہ پیشانی سے ان کا خیر مقدم کیا گیا۔ ہماری کوشش ہے۔ کہ اس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے کمیٹی کے پاس تیس ہزار روپے جمع

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی!

ابوالحسنات اور اختر علی خاں کے بیانات

لاہور ۲۹ ستمبر :- فسادات پنجاب کی تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے مولانا اختر علی خاں نے بیان کیا کہ جون یا جولائی ۱۹۵۲ء کو میں نے مسٹر دولتانہ سے اُن احراریوں کی رہائی کے لئے بات کی تھی۔ جنہیں قابل اعتراض تقریر کرنے کے الزام میں پکڑا گیا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ ان کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں۔ میں رضا کارانہ مسٹر دولتانہ کے پاس گیا اور کہا کہ احرار سے تعاون کرکے ہم مسلم لیگ کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ عدالت کے ایک پر مولانا نے بتایا کہ مسٹر دولتانہ کا نظریہ مجھے معلوم نہ ہوسکا۔ میں نے فوجی عدالت خصوصی کے سامنے یہ بیان دیا تھا کہ مسٹر دولتانہ اس پر متفق ہوگئے تھے کہ مسجد میں جو گرفتاریاں ہوئی ہیں اس میں حکومت پنجاب غلطی پر تھی یہی بات خواجہ ناظم الدین نے بھی کہی تھی۔ احراریوں کے مقدمات واپس لینے کے لئے کوئی شرط نہیں رکھی گئی تھی مجھے یاد نہیں۔ کہ میں نے مسٹر غیاث الدین احمد سے بھی ۳ جولائی کو کوئی بات کی تھی۔

سوال :- کیا یہ درست نہیں۔ کہ ہوم سیکریٹری نے گرفتاریوں کی وجوہات بتائی تھیں۔ اور آپ مطمئن ہوگئے تھے دوسرے روز آپ نے احرار کی تائید میں مقالہ شائع کردیا۔

جواب :- مجھے یہ بات یاد نہیں۔

سوال :- تو آپ ۵ جولائی ۱۹۵۲ء کو انسپکٹر جنرل پولیس خان قربان علی خان سے ملے تھے؟

جواب :- نہیں میں نے مسٹر انور علی ڈی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ڈی سے ملاقات کی تھی۔

سوال :- کیا آپ کے نزدیک مسجدوں میں سیاسی تقریروں کے لئے وہ ماحول درست تھا؟

جواب :- میں ہمیشہ یہ کہتا رہا ہوں کہ احرار احمدیوں سے مذہبی اختلافات کی بنیاد پر سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اگر احراریوں نے اس مقصد کے لئے مسجدوں میں تقریریں کی تھیں تو میں انہیں اچھا نہیں سمجھتا

سوال :- کیا آپ کی یہ تجویز تھی۔ کہ قربانی کی کھالوں کے دام تحریک ختم نبوت پر صرف کئے جائیں؟

جواب :- ہاں۔ میں نے کہا تھا۔ کہ ختم نبوت کے ایک روپے کے ٹکٹ سے قربانی کی کھالیں خرید کر رقم جمع کریں۔

سوال :- اس طرح کتنی رقم جمع ہوئی؟

جواب :- تین چار ہزار روپے

سوال :- حساب کس کے پاس تھا؟

جواب :- مولانا ابوالحسنات محمد احمد کے پاس۔

سوال :- احمدیوں کے متعلق آپ نے اپنے مطالبات پر وزیر اعظم پاکستان سے کتنی بار بات چیت کی

جواب :- سب سے پہلے اگست ۱۹۵۲ء میں میں کراچی میں پریس کانفرنس کے سلسلے میں موجود تھا۔ میں نے وہاں وزیر اعظم سے اُن کا نظریہ پوچھا۔ مولانا اختر علی خاں نے اخبار سے خواجہ ناظم الدین کے نظریات پڑھ کر سنائے کہ خواجہ صاحب نے بتایا۔ کہ میری حکومت عوام کے جذبات سے واقف ہے۔ انہوں نے ۱۵ اگست کو حکومت کی پالیسی کا اعلان کرنے کا وعدہ کیا مولانا نے بتایا کہ خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ مطالبات کی منظوری میں بڑی دقتیں ہیں مسلمانوں کو اس وقت خاموش رہنا چاہیئے۔

سوال :- ۱۴ فروری ۱۹۵۳ء کو کونسل آف ایکشن کا کوئی اجلاس وکٹوریہ ہوٹل میں ہوا تھا؟

جواب :- ہاں میں بھی اس میں موجود تھا۔

سوال :- کیا اس سوال پر غور کیا گیا کہ اگر حکومت پنجاب کراچی جانے والے رضاکاروں کو گرفتار کرے تو کیا قدم اٹھایا جائے گا؟

جواب :- اس پر غور ضرور کیا گیا مگر کوئی فیصلہ نہ ہوسکا۔

سوال :- کیا آپ نے اس وقت یہ کہا تھا۔ کہ پنجاب میں کوئی گرفتاری نہ ہوگی۔ اس سلسلے میں میں دیکھوں گا ——— جواب :- نہیں۔

مولانا نے تسلیم کیا کہ ۱۷ فروری کو میں نے جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے سے ٹیلیفون پر پوچھا تھا کہ کیا لاہور سے رضاکاروں کو لیکر کوئی اسپیشل ٹرین کراچی جاسکتی ہے؟ مگر مجھے کوئی جواب نہیں ملا فروری ۱۹۵۳ء کے تیسرے ہفتے میں میں نے آخری بار وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ میرے ساتھ مولانا سلیمان ندوی۔ مولانا محمد شفیع۔ مولانا عبدالحامد بدایونی اور مولانا احتشام الحق بھی تھے میں نے خواجہ ناظم الدین سے کہا تھا کہ یا تو تمام علماء کا نظریہ معلوم کرلیا جائے یا چیف جسٹس آف پاکستان یا چیف جسٹس ہائیکورٹ کے سامنے معاملہ پیش کرکے فیصلہ لیا جائے۔ اور اسے مانا جائے۔ خواجہ صاحب نے یہ بات منظور کرلی۔ اور پھر میں بہاولپور چلا گیا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ خواجہ ناظم الدین نے کراچی بلایا ہے میں نے کہا کہ اگر بہاولپور سے کراچی پہنچنے کے لئے کوئی طیارے کا بندوبست ہوجائے تو آسکتا ہوں اس کے بعد میں لاہور آیا۔ وہاں کے حالات دیکھ کر پھر کراچی گیا۔ لاہور میں گورنمنٹ ہاؤس میں میں نے وزیر اعلیٰ سے مولانا غلام حسین کے ساتھ ملاقات کی

سوال :- زمیندار کی ۱۸ نومبر ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں صفحہ اول پر ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے سرکزی مجلس عمل آل پارٹیز مسلم کنونشن پاکستان لاہور کے زیر اہتمام تحریک ختم نبوت" کیا آپ کی منظوری سے یہ چھپا ہے؟

جواب :- یہ اشاعت معمولی نوعیت کی ہے۔ اس میں میری منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال :- کیا پہلے صفحہ پر اس کی اشاعت کا معاوضہ وصول نہیں کیا گیا؟

جواب :- یہ بات منیجر بتا سکتا ہے۔

سوال :- اس اشتہار کی عبارت دیکھئے کیا یہ درست ہے؟

جواب :- جی ہاں عبارت بالکل درست ہے

مولانا نے بتایا۔ کہ اشتہار سے معلوم ہوگا۔ کہ محکمہ اسلامیات کو تحریک ختم نبوت سے کتنا قریب تھا میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آج کی تاریخ سے پہلے یہ اشتہار میرے سامنے کبھی نہیں لایا گیا۔

سوال :- میر نور احمد کا یہ بیان درست ہے۔ کہ اشتہار کے متعلق آپ سے چلہ روز کے اندر اس کا ذریعہ بتانے کے لئے کہا گیا تھا۔ جواب :- ہرگز نہیں مجھے علم نہیں۔ کہ اس قسم کی کوئی تحقیقات میرے دفتر سے عمل میں آئی ہو۔ مولانا نے ایک سوال پر بتایا ۲۸ فروری کو گورنمنٹ ہاؤس میں مصری صحافیوں کی دوپہر کو ضیافت ہوئی تھی میں بھی اس میں شریک ہوا تھا غالباً ۲۸ فروری کو ہی مجھے میری گرفتاری کے وارنٹ بھی یاد دکھائے گئے تھے۔ اس سے قبل مجھے کوئی وارنٹ نہیں دکھایا گیا۔ مرزا رحمت بیگ جو دولتانہ کے پی۔ اے ہیں مسٹر ذوالقرنین سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ہمراہ آئے۔ سوروہ تقریر دریافت کیا جو میں نے خواجہ ناظم الدین کے روبرو بتایا تھا پھر مجھ سے کہا گیا۔ کہ آپ اس کا اظہار اخبار میں کیجیئے۔ میں نے وہ شائع کردیا۔ پھر میں کرم آباد ضلع گوجرانوالہ میں چلا گیا۔ لاہور میں یہ خبر پھیل گئی کہ میں نے حکومت سے معافی مانگ لی ہے۔ لاہور میں میرے دفتر کو لوگوں نے گھیر لیا۔ پتھر پھینکے اور گالیاں دیں۔ کرم آباد سے واپس آکر میں نے نعیم الدین سپرنٹنڈنٹ پولیس کو فون کیا اور پولیس کی امداد چاہی انہوں نے کہا۔ کہ چیرنگ کراس کے تھانے میں چلے جایئے۔ پھر مجھ سے کہا گیا۔ کہ اخبار زمیندار ایک سال کے لئے بند کردیا گیا ہے۔ میں نے کہا۔ کہ حکومت اور عوام کوئی اس صورت سے خوش نہیں ہے مجھے جیل بھیجنا بہتر ہوگا۔ میں اپنے گھر واپس آیا سو وہاں سے چوک وزیر خان گیا۔ مسجد میں لوگوں سے پرامن رہنے کی اپیل کی۔ اسی طرح ۲ مارچ کو بھی میں نے مسجد میں اسی قسم کی تقریر کی۔ میں نے تقریر میں کہا۔ کہ پاکستان ہمارا ملک ہے پولیس اور فوج اپنی ہے تقریر کے بعد ایک جلوس نکالا گیا میں بھی اس میں شامل تھا۔ سیسل ہال کے قریب اس پرامن جلوس کو روک دیا گیا تھا مرزا نعیم الدین نے مجھ سے کہا کہ ہجوم کو منتشر ہونے کے لئے کہہ دیجیئے۔ میں نے مسجد وزیر خان کی طرح یہاں بھی پرامن رہنے کی تقریر کی اس کے بعد مرزا نعیم الدین نے مجھے گرفتار کرلیا۔ اور چھ ماہ کے لئے میں نظر بند کردیا گیا۔

مولانا اختر علی خاں نے عدالت کے ایک سوال کے جواب میں کہا "میرا خیال ہے کہ اگر راست اقدام" کے قدرتی نتائج یہی تھے جو پیش آئے تو یہ راست اقدام غلط تھا۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ایک موقعہ پر میرے ساتھ فوجی افسروں کا سلوک اچھا نہیں تھا مجھے رات بھر جگایا گیا۔ اور ایک کمرے میں ۱۸ گھنٹے تک رکھ کر مجھ سے سوالات کئے گئے سوالات کرنے والا ایک فوجی افسر یہ چاہتا تھا کہ میں میاں ممتاز دولتانہ کے خلاف جو کچھ بھی ہوسکے کہوں خواہ یہ غلط ہو یا صحیح لیکن میں نے وہی کچھ بتایا جسے میں صحیح سمجھتا تھا۔ عدالت کے ایک اور سوال کے جواب میں مولانا نے کہا کہ اس افسر کا نام کرنل نواز تھا۔ (نامکمل)

جمیعتہ العلماء پاکستان کے صدر مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ میرا یہ ایمان ہے۔ کہ اگر کسی پولیس والے کو ایسا کام کرنے کو کہا جائے جو اس کے مذہب کے خلاف ہو۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے احکامات کو ماننے سے انکار کردے۔ عدالت کے ایک اور سوال کے جواب میں مولانا نے کہا کہ اگر پولیس کی جگہ "فوج" ہو تو تب بھی میرا یہی جواب ہے۔ عدالت کا اجلاس ملتوی ہونے سے پہلے مجلس احرار۔ مجلس عمل۔ جماعت اسلامی اور مسٹر دولتانہ کے وکلاء نے مولانا پر جرح کی۔ مذکورہ بالا بیان انہوں نے اس وقت دیا جب انہیں روزنامہ زمیندار کا ۱۷ فروری کا ایک پرچہ دکھایا گیا جس میں اُن کے نام سے ایک بیان شائع ہوا تھا۔ اس بیان میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ ڈائرکٹ ایکشن کے محرک جیلوں میں جائیں گے۔ اور یہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ کہ ان کی گرفتاری کے بعد کیا ہوتا ہے

مولانا ابوالحسنات نے کہا کہ مجھے اس بیان کے متعلق کچھ یاد نہیں۔ کہ میں نے یہ کہا تھا۔ کہ چونکہ یہ ایک مذہبی مسئلہ ہے۔ اس لئے یہ پولیس کے ایمان کا امتحان ہوگا۔ جرح کے دوران مولانا نے کہا۔ کہ ۱۳ اگست ۱۹۵۲ء کو انہوں نے شیخ حسام الدین۔ مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش اور ماسٹر تاج الدین انصاری کے ساتھ وزیر اعظم

سے ملاقات کی۔ اور ان کے سامنے تحریری طور پر مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے: احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے (۲) چودھری ظفر اللہ خان کو وزیر خارجہ کے عہدے سے برطرف کر دیا جائے۔ اور ان تمام احمدیوں کو جو کلیدی عہدوں پر فائز ہیں ہٹا دیا جائے۔ مولانا ابوالحسنات نے بتایا۔ کہ خواجہ ناظم الدین نے ان مطالبات کا جواب ۱۸ اگست کو دینے کا وعدہ کیا۔ بات چیت کے دوران ہم نے خواجہ ناظم الدین سے پوچھا۔ کہ انہوں نے مولانا اختر علی خان سے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ یہ مطالبات ۱۴ اگست ۱۹۵۲ء سے قبل منظور کر لئے جائیں گے تو خواجہ ناظم الدین نے جواب دیا۔ کہ ہاں میں نے مولانا اختر علی خان سے یہ وعدہ کیا تھا۔ مگر اس کا مقصد یہ نہیں تھا کہ اسے شائع کر دیا جائے۔

مولانا ابوالحسنات نے بتایا۔ کہ انہوں نے ۱۶ اگست کو خواجہ ناظم الدین سے پھر ملاقات کی۔ اس موقع پر بتایا گیا۔ کہ ہم نے حکومت کا وہ کمیونک دیکھ لیا ہے۔ کہ وزراء اور سرکاری افسر فرقہ وارانہ مذہبی پروپیگنڈا نہیں کر سکتے۔ ہم نے انہیں بتایا۔ کہ ہم نے یہ کمیونک دیکھ لیا ہے۔ اور اس کے متعلق چودھری ظفر اللہ خان کا بیان بھی پڑھا۔ اس پر خواجہ ناظم الدین نے جواب دیا۔ کہ حکومت نے یہ کمیونک شائع کر کے جو کارروائی کی۔ اب اس سے ہمیں مطمئن ہو جانا چاہئے۔ ہم نے کہا۔ کہ ہم نے جو مطالبات پیش کئے ہیں ان کا اس اعلان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مولانا ابوالحسنات نے بتایا۔ کہ اس سے ہم یاد ماہ بعد ہم نے لاہور میں خواجہ ناظم الدین سے پھر ملاقات کی۔

جہاں خواجہ ناظم الدین نے ہمارے مطالبات منظور کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ اس کے بعد ہم پھر خواجہ ناظم الدین سے کراچی میں ملے جہاں انہوں نے ہمیں بتایا۔ کہ اگر انہوں نے چودھری ظفر اللہ خان کو کابینہ سے نکال دیا۔ تو پاکستان کو امریکہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں ملے گا۔ جب ہم نے خواجہ ناظم الدین کو بتایا۔ کہ الٹی میٹم کی مدت ختم ہو چکی ہے۔ تو انہوں نے ہمیں بتایا۔ کہ ہم اس معاملہ پر پھر غور کریں۔ اور کہا کہ وہ اس سلسلے میں بالکل بے بس ہیں مولانا ابوالحسنات نے کہا۔ کہ ختم نبوت کی تحریک میں احراریوں نے ہماری قیادت نہیں کی۔ بلکہ اس تحریک میں وہ ہمارے ساتھ آ کر شامل ہوئے۔

جماعت اسلامی کے ایڈووکیٹ چودھری نذیر احمد کی جرح کا جواب دیتے ہوئے مولانا ابوالحسنات نے کہا۔ کہ ڈائرکٹ ایکشن کے متعلق مولانا مودودی کا رویہ دوسری جماعتوں سے مختلف نہیں تھا۔ انہوں نے یا جماعت اسلامی کے دوسرے نمائندوں نے کبھی مجلس عمل کی آئینی حیثیت کو چیلنج نہیں کیا تھا جب مسٹر یعقوب علی خان نے جرح کی۔ تو مولانا ابوالحسنات نے بتایا۔ کہ میاں ممتاز دولتانہ نے انہیں کہا تھا۔ کہ قادیانیوں کے معاملہ میں مطالبات کے معاملہ میں وہ کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ یہ مطالبات تسلیم کرنا یا نہ کرنا مرکز کا کام ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے چودھری محمد ظفر اللہ خان کو کابینہ سے نکلوانے کے مطالبہ سے میاں ممتاز دولتانہ کا کوئی تعلق نہ تھا۔

بخشی نے دہشت گردی کی نئی مہم شروع کر دی

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو ذمہ دار ذرائع کی جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں بخشی غلام نے اپنے سیاسی مخالفین کو گرفتار کرنے کی ایک نئی مہم شروع کر دی ہے۔ حال ہی میں گرفتار ہونے والے لوگوں میں ان کی اکثریت ہے جو سرینگر اسمبلی کے رکن ہیں۔ ان گرفتاریوں کا مقصد یہ ہے کہ دو اکتوبر کو جب سرینگر اسمبلی کا اجلاس منعقد ہو۔ تو بخشی غلام کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے میں کوئی مشکل نہ پیش آئے۔

حال ہی میں مقبوضہ ریاست کے مختلف حصوں سے سرینگر اسمبلی کے پانچ ممبروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دو ممبروں کو جو بخشی کی مخالفت کا ارادہ کر رہے تھے اچانک گرفتار کر لیا گیا۔ ایک اور ممبر خواجہ عبدالغنی گونی جنہیں حسب معمول ہوتے رہا کیا گیا تھا۔ سرینگر کے ایک ہوٹل سے پر اسرار طور پر غائب ہو گئے ہیں مزید دو دوسرے ممبروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ سوپور کے حکیم حبیب اللہ سوپور تحصیل کے حاجی سید علاؤالدین۔ اب تک اسمبلی کے ۲۲ ممبروں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ سنبہ اڑہ کے پیر محمد مقبول ان دنوں روپوش ہیں۔

بھارتی فوج کا چیف آف سٹاف

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ میجر جنرل چودھری میجر جنرل تھوراٹ کی جگہ بھارتی فوجوں کے چیف آف سٹاف مقرر ہوئے ہیں۔ اس وقت وہ ریڈ جوائنٹ جنرل کے فرائض انجام دے رہے تھے میجر جنرل تھوراٹ کوریا میں ہندوستانی فوجوں کی کمان کر رہے ہیں۔ میجر جنرل چودھری نے ستمبر ۱۹۴۸ء میں ریاست حیدر آباد پر حملہ کیا تھا۔ اور نظام کی فوجوں کے ہتھیار ڈال دینے کے بعد ریاست کے ملٹری گورنر مقرر ہوئے تھے۔ تقریباً دو سال سے میجر جنرل چودھری کے متعلق کوئی اطلاع اخبارات میں نہیں آ رہی تھی۔ اور ان کے متعلق طرح طرح کی افواہیں گرم تھیں۔

بھارت نے پہلی مرتبہ گندم کے آٹے کی برآمد شروع کر دی

بمبئی ۲۹ ستمبر۔ بھارت نے پہلی مرتبہ گندم کے آٹے کی برآمد شروع کر دی ہے۔ چنانچہ برما اور خلیج فارس کو آٹے کی بھاری کھیپیں بھیجی جا چکی ہیں۔ دوسری عالمگیر جنگ سے قبل مصر بلاد عربیہ۔ خلیج فارس۔ برما سیام اور ہانگ کانگ میں گندم کی منڈیوں پر غیر منقسم بھارت کا قبضہ تھا۔ لیکن اب ان منڈیوں پر آسٹریلیا اور کسی حد تک امریکہ کا قبضہ ہے۔ بھارتی حکومت ان منڈیوں پر قبضہ کرنے کے منصوبے تیار کر رہی ہے۔

محمد علی کے نام نہرو کا ایک اور مکتوب

کراچی ۲۹ ستمبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے مسٹر محمد علی کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے جو آج ... کراچی پہنچا تھا۔ مراسلہ کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی دہلی میں وزرائے اعظم کے درمیان کشمیر کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا تھا وہ غالباً اسی سے متعلق ہے۔

بڑی طاقتوں کے رئیسوں کا ذاتی اجلاس منعقد کیا جائے

نیویارک ۲۹ ستمبر۔ بھارت نے تجویز کیا ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے کہا جائیگا۔ کہ عالمی بڑی طاقتوں کے رئیسوں کا ایک ذاتی اجلاس منعقد کر کے دنیا کی کشیدگی کو کم کیا جائے۔

پنجاب لیگ عاملہ کے ارکان کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۹ ستمبر۔ پنجاب مسلم لیگ عاملہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے صوبائی وزیر تعلیم و اطلاعات چودھری علی اکبر اور صوبائی کابینہ کے دیگر ارکان آج کراچی پہنچ گئے۔ پنجاب کے چیف پارلیمنٹری سیکرٹری چودھری عزیز الدین بھی آج جناب ایکسپریس سے کراچی پہنچ گئے۔

چرچل مستعفی ہو جائیں۔ لیبر لیڈر کا مطالبہ

مارکیٹ کینٹ) لیبر پارٹی کے انتہا پسند لیڈر مسٹر اینورین بیوان نے گذشتہ شب یہاں ایک جلسہ عام میں مطالبہ کیا۔ کہ وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ سر ونسٹن چرچل نے گذشتہ ماہ مئی میں چار ملکوں کی کانفرنس طلب کرنے کے لئے جو تحریک کی تھی۔ وہ اب تک منت کش تکمیل نہ ہو سکی بنی نوع انسان کے مستقبل کے فیصلہ کو محض اس وجہ سے کھٹائی میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ کہ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل بیمار ہیں۔ لہٰذا اگر وہ علالت اور کمزوری کی وجہ سے اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتے۔ تو انہیں وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو جانا چاہئے۔

ڈھاکہ ۲۹ ستمبر۔ صدر مشرقی پاکستان عوامی لیگ مولانا عبدالحمید خان بھاشانی نے چودھری ظفر اللہ خان سے درخواست کی ہے کہ وہ ڈاکٹر مصدق کی رہائی کیلئے شاہ ایران سے اپیل کریں اور انہیں کوشش

مشرقی بنگال سے اناج کی ناجائز برآمد روکنے کا بل پارلیمنٹ نے پاس کر دیا

کراچی ۲۹ ستمبر۔ پاکستان پارلیمنٹ میں آج بھی پورا دن مشرقی بنگال سے ناجائز برآمد کے قانون میں ترمیم کے بل پر غور و خوض میں صرف ہوا۔ اور اجلاس کے اختتام پر بل متعدد ترمیمات کے ساتھ منظور ہو گیا۔ بل پر کل کی نامکمل بحث آج ختم ہوئی۔ سود وزیر خوراک و صنعت خان عبدالقیوم خان نے اپنی جوابی تقریر میں کہا کہ حکومت یہ بل پیش کر کے مشرقی پاکستان کے سرحدی علاقوں کے لوگوں کو وہ علاقہ چھوڑنے پر مجبور کرنا نہیں چاہتی۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ لاکھوں عوام کو قحط کے خطرات سے جو ناجائز برآمد سے پیدا ہو سکتے ہیں بچایا جائے۔ حزب اختلاف کی ایک ترمیم آج منظور ہوئی۔ اور اس کے ذریعہ بل میں یہ گنجائش رکھ دی گئی ہے۔ کہ سرحدی علاقے میں رہنے والوں کو غلہ کا ایک خاص ذخیرہ جو مرکزی یا صوبائی حکومت مقرر کرے رکھنے کی اجازت ہو گی۔ ایک اور ترمیم کی رو سے ناجائز برآمد کرتے ہوئے پکڑے جانے والے ملزمان کی منقولہ اور غیر منقولہ املاک ضبط کرنے کی بجائے صرف یہ دفعہ رکھ دی گئی ہے۔ کہ عدالت مرکزی حکومت سے منقولہ یا دیگر املاک کی ضبطی کی سفارش کرے گی۔

الیکٹرک ٹیوب کی قیمتیں مقرر کر دی گئیں

کراچی ۲۹ ستمبر۔ کنٹرولر جنرل پرائسس اینڈ سپلائیز نے فلورسنٹ ٹیوب ڈے لائینٹ ٹی ریل چالیس واٹ ۴-۵ فٹ کی زیادہ سے زیادہ تھوک قیمت فروخت ۵ روپے بارہ آنے اور فلورسنٹ ٹیوب ڈے لائٹ ٹی ایل ایس ۲۰ واٹ ۲-۵ فٹ کی قیمت ۵ روپے چار آنے چھ پائی مقرر کی ہے۔ تھوک کی زیادہ سے زیادہ قیمت مندرجہ بالا کا ۸۵ فی صدی مقرر کی جا سکتی ہیں۔

کراچی میں گندم کا پورے مہینے کا اور آٹے کا پورے ہفتے کا کوٹہ دینے کے انتظامات کر دئے گئے

کراچی ۲۹ ستمبر۔ چیف کمشنر کراچی کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ عوام کیلئے راشن کی دکانوں سے گندم کا پورے مہینے کا کوٹہ یکبارگی وقت لینے کے انتظامات کر دئے گئے ہیں۔ دکانوں پر ملوں کا تیار کردہ آٹا کافی مقدار میں رکھنے کے انتظامات بھی کر دئے گئے ہیں تاکہ لوگ آٹے کا پورا ہفتہ وار کوٹہ یکبارگی دفعہ حاصل کر سکیں۔